اکتوبر - نومبر ۱۹۷۱ء کا

تازہ پھول

بچوں کیلئے
دلچسپ اور خوشنما رسالہ

قیمت ۷۵ پیسے

پھول

جناب سید امتیاز علی تاج کی یاد میں

پتیاں

کہانی (نظم) محمدی بیگم ۴
خبریں اکمل علیمی ۶
بچوں کا عالمی دن نصیر چوھدری ۸
رنگ بھریے (ادارہ) ۱۶
پہلوان اور شیشے کی شہزادی (ادارہ) ۱۷
دو مزیدار کھیل سید امتیاز علی تاج ۲۲
پھول کلب
نعت خالد مسعود انور ۲۵
حق کی جیت راشد عظیم ۲۶
لطیفے افضل شاھد ۲۸
شہید ملت تنویر احمد کھوکھر ۲۹
پھول کپتان (ادارہ) ۳۱
آپ کے خطوط ۳۲
بچوں کا ورکشاپ ایم عزمی ۳۳

ادارہ

[illegible] ایڈیٹر: نعیم حجاب
[illegible]: حجاب امتیاز علی
[illegible]: ایم عزمی

مجلس مشاورت
صوفی غلام مصطفیٰ [illegible]
اکمل علیمی
ڈاکٹر مظفر قریشی (نفسیات)
ڈاکٹر صفدر بخاری (صحت)
طاہرہ حمید (نشو و نما)
عزمی اور خالہ (تزئین)

قیمت [illegible]
[illegible]

مشرقی پاکستان میں [illegible]
[illegible]

بیرون ممالک [illegible] انگلستان
[illegible]

پھول پبلیکیشنز
حجاب بلڈنگ
۱۰ لنک میکلوڈ روڈ - لاہور

محکمہ تعلیم پنجاب سے منظور شدہ بحوالہ چٹھی نمبر ایس۔ او (سی۔ ڈی) ۱۲/۱/۱ بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۷۱ء لاہور

کہانی

بھوکی اور پیٹ بھری بلّی کی

سنو تاج پیارے کی تھی ایک بلّی   وہ بلّی اسے تھی بہت اچھّی لگتی
اُسے پیار کر کے وہ کھانے کو دیتا   جو چیزیں تھیں اُس کو بہت اچھّی لگتی
کبھی اس کو دیتا تھا وہ دودھ روٹی   کبھی گوشت کی اس کو دیتا تھا بوٹی
پراٹھا پکا کر کھلاتا تھا اس کو   وہ کھاتی نہیں تھی کبھی رُوکھی روٹی
وہ پیتی تھی چائے اور کھاتی تھی بسکٹ   وہ کھا کھا کے مکھن ہوئی خوب موٹی
سنو ایک دن تاج پیارے کے گھر میں   بچاری چلی آئی اِک بھوکی بلّی
اُسے تاج نے خوب حکمت سے پکڑا   بٹھایا اُسے باندھ کر ایک رسّی
پھر اپنی بھی بلّی پکڑ کر وہ لایا   وہ بلّی بھی لا کر وہاں پر بٹھا دی
پھر اِک ٹکڑا روٹی کا اس کو دیا جب   لگی کھانے بھوکی اسے جلدی جلدی

مگر تاج کی بلّی مُنہ کو بنا کر   رہی چپکی بیٹھی نہ روٹی وہ چھوتی
لگی کہنے بھوکی سے ہے تو نَدیدی   نہیں کیا کبھی روٹی آنکھوں سے دیکھی؟
جو اس طرح سے رُوکھی روٹی کو پا کر   ہے بھوکوں کی طرح اِسے آن چمٹی
ابھی دودھ اور گوشت مِلتا تجھے بھی   اگر تو نہ اس رُوکھی روٹی کو چھوتی
مجھے تو اگر کوئی ٹکڑا یہ دیتا   تو مَیں تو کبھی اِس کو مُنہ نہ لگاتی
کہا بھوکی بلّی نے سچ ہے بُوا یہ   بھرے پیٹ والوں کی ہے چال کھوٹی
مِلے گر نہ کھانے کو دو دِن ہی تم کو   تو پھر آپ سے آپ کھاؤ یہ رُوکھی
ہمیں تو زیادہ ہے سَو نعمتوں سے ۔   جو مِل جائے کھانے کو یہ رُوکھی سُوکھی

نصیحت

مِلے تم کو جو کچھ سنو پیارے بچّو!   اسے شکر اللّٰہ کا کر کے کھاؤ
نہ بھوکے رہو اچھی چیزوں کی خاطر   نہ ڈھونڈو کبھی قورمہ اور پلاؤ
جو مِل جائے کھا لو اُسی کو خوشی سے   نہ تم لالچی اپنے دل کو بناؤ

(یہ نظم سیّد امتیاز علی تاج صاحب کی والدہ محترمہ محمدّی بیگم صاحبہ نے لکھی)

Taj Tahir Foundation

خبریں ——— اکمل علیمی

بابائے قوم قائد اعظمؒ کی تئیسویں برسی

بانیٔ پاکستان حضرت قائد اعظم کی تئیسویں برسی ۱۱ ستمبر کو پوری عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ صبح صبح مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے قرآن خوانی کی گئی کراچی میں بابائے قوم کے شاندار مقبرے پر دن بھر لوگوں کا تانتا بندھا رہا ان میں بچوں کی کثرت تھی باوردی سکاؤٹوں نے مزار پر آ کر قائد اعظم کو سلامی دی سرکاری دفتروں اور دوسری بڑی عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہے کراچی ڈھاکہ لاہور راولپنڈی کوئٹہ پشاور حیدر آباد اور دوسرے بڑے شہروں میں جلسے ہوئے

*

راشد منہاس نے جان دے کر پاکستان کی لاج رکھ لی

پاکستان ایئر فورس کے زیر تربیت پائیلٹ راشد منہاس شہید نے اپنے ہوائی جہاز کو اغوا ہونے سے بچانے کی کوشش میں جان دے دی۔ حکومت پاکستان نے ۲۰ سالہ راشد کو بہادری کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر عطا کیا ہے راشد مسرور ایئر بیس کراچی کے فوجی ہوائی اڈے سے اڑنے کے لیے تیار تھا کہ فلائٹ لیفٹننٹ مطیع الرحمان نے اسے روکا اور چھلانگ لگا کر جہاز میں بیٹھ گیا۔ اس نے راشد کو پرواز کرنے پر آمادہ کیا اور جہاز کا رخ ہندوستان کی جانب کر دیا۔ یہ ایک تربیتی جہاز ٹی۔ ۳۳ تھا جس میں استاد اور شاگرد کے لیے علیحدہ علیحدہ کنٹرول ہوتا ہے۔ جہاز کا کنٹرول دونوں کے ہاتھوں میں تھا۔ مطیع الرحمان نے جام پور کے ہوائی اڈے کا رخ کیا لیکن راشد نے جہاز کی کل مروڑ کر اسے پاکستان کی حدود میں گرا کر تباہ کر دیا اور دونوں آدمی اس جہاز کی آگ میں جل گئے۔ راشد شہید ہے مطیع الرحمان غدار، راشد نے جہاز کو ہندوستان جانے سے روک کر پاکستان کی عزت کی حفاظت کی وہ پاکستان کے نوجوانوں کے لیے روشنی کا مینار بن گیا ہے۔

*

بچوں کی تصاویر کی نمائش

۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء سے پاکستان آرٹس کونسل لاہور میں بچوں کی بنائی ہوئی قلمی تصاویر کی نمائش ہو رہی ہے اس نمائش میں ملک بھر کے ننھے مصوّر جن کی عمر ۱۲ سال یا اس سے کم ہے حصہ لے رہے ہیں۔ بچوں کا عالمی دن منانے کے لیے اس نمائش کا اہتمام فرینڈز آف یونیسف (پاکستان) نے کیا ہے اس نمائش میں شامل بہترین تصاویر پر کئی انعامات دیئے جائیں گے۔ خیال ہے کہ چند منتخب تصاویر کو بین الاقوامی نمائش کے لیے پیرس بھی بھیجا جائے گا *

Taj Tahir Foundation

بچوں کا عالمی دن

نیر چودھری

یہ تو پھول بچوں کو بہت اچھی طرح علم ہو گا کہ بچوں کا عالمی دن ہر سال اکتوبر کے مہینے میں دنیا بھر میں منایا جاتا ہے اور کروڑوں بچے اس دن کی رنگا رنگ تقریبات میں شرکت کرکے اپنی خوشیوں اور علم میں اضافہ کرتے ہیں پیارے پیارے پھول سے بچوں کی وجہ سے اس دن پر پھولوں کے میلے کا سا گمان ہوتا ہے۔ ہمارے عزیز وطن پاکستان میں بھی دیگر ممالک کی طرح بچوں کا عالمی دن نہایت اہتمام کیساتھ منایا جاتا ہے اس موقعہ پر حکومت پاکستان ڈاک کا ایک خاص ٹکٹ جاری کرتی ہے اور صدرِ پاکستان بچوں کو ان کے اعلیٰ اور قابل فخر کارناموں پر صدارتی تمغوں اور انعامات سے نوازتے ہیں تاکہ دوسرے بچوں کے لیے مثال قائم ہو اور وہ بھی بڑھ چڑھ کر ملک اور انسانی بھلائی کے لیے کام کرسکیں۔

آیئے ہم پھول بچوں کو بتائیں کہ بچوں کے عالمی دن کی ابتدا کب ہوئی اور اس کا مقصد کیا ہے سب سے پہلے بچوں کا عالمی دن منانے کی تجویز بچوں

کی بہبود کی بین الاقوامی یونین (IUCW) نے ۱۹۵۲ء میں پیش کی یہ تنظیم "یونیسیف" یعنی...... اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (UNICEF) کی غیر سرکاری ممبر ہے۔ اس تجویز کو دنیا بھر میں سراہا گیا۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں اسی تنظیم کی نگرانی میں بچوں کا عالمی دن دنیا کے تقریباً چالیس ملکوں میں نہایت شاندار طریقہ سے منایا گیا اس کے اگلے سال یعنی ۱۹۵۴ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک باقاعدہ قرارداد پاس کی گئی۔ جس کی رو سے بچوں کے عالمی دن کو دنیا بھر کے بچوں کی خیر سگالی کا سالانہ دن قرار دیا گیا اور اکتوبر کے مہینے کا پہلا سوموار اس دن کو منانے کے لیے مخصوص کیا گیا۔ آج کل دنیا بھر کے پچانوے سے زائد ملکوں میں ہر سال بچوں کا عالمی دن نہایت اہتمام سے منایا جاتا ہے لیکن مقررہ مہینے کی پابندی ضروری نہیں چنانچہ دنیا کے اکثر ممالک بچوں کے عالمی دن کو مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف مہینوں اور تاریخوں پر مناتے ہیں مثال کے طور پر روس جنوری میں برما فروری میں لیبیا مارچ میں پولینڈ جون میں افغانستان اگست میں مغربی جرمنی ستمبر میں نائیجیریا نومبر میں اور ایوری کوسٹ دسمبر کے مہینے میں یہ دن مناتا ہے۔ بعض جگہ ایک ہی ملک میں مختلف علاقوں میں یہ دن مختلف تاریخوں پر منایا جاتا ہے مثلاً امریکہ اور ہندوستان میں مختلف ریاستیں اور علاقے علیحدہ علیحدہ تاریخوں

Taj Tahir Foundation

پر یہ دن مناتے ہیں جہاں تک بچوں کے عالمی دن کی تقریبات کا تعلق ہے تو وہ بھی مختلف ملکوں میں وہاں کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق منعقد کی جاتی ہیں اور یہ ایک دن سے زیادہ بھی ہو سکتی ہیں جیسے کہ جاپان میں بچوں کے عالمی دن کی تقریبات دو دن نائیجیریا اور یوگوسلاویہ میں تین دن اور ہمارے عزیز وطن پاکستان میں ۱۰ دس دن تک منعقد کی جاتی ہیں لیکن روایتی طور پر بچوں کا عالمی دن دنیا کے اکثر ممالک میں اکتوبر کے مہینے میں پہلے سوموار کو ہی منایا جاتا ہے۔

بچوں کے عالمی دن منانے کا مقصد دنیا بھر کے بچوں کی عزت افزائی اور ان کی ضروریات اور بنیادی حقوق کے سلسلہ میں معاشرے کے لوگوں اور حکومتوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی امن اور خیر سگالی کے جذبات کا مظاہرہ کرنا بھی ہوتا ہے کیونکہ آج کے بچے کل کی قوم کے دست و بازو بننے والے ہیں اور ان ہی کی ذہنی صلاحیتوں پر مستقبل میں عالمی امن اور بین الاقوامی تعلقات کا انحصار ہو گا۔ لہذا بچوں کا عالمی دن نہ صرف بڑوں کو بچوں کی مناسب تعلیم و تربیت اور کردار سازی کی دعوت دیتا ہے بلکہ بچوں کو بھی یہ عہد کرنے کا سبق دیتا ہے کہ وہ کھیل کود کے ساتھ ساتھ نیکی اور سچائی پر کاربند رہیں گے اور دوسروں کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہو کر اپنے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

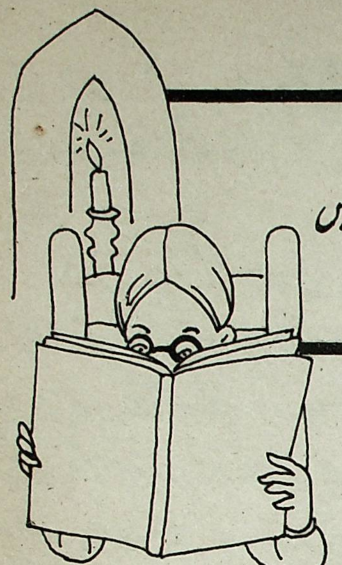

پرانی کہانی

یہ کہانی آپ کے بزرگوں نے بچپن میں پڑھی ہو گی

کلہاڑی کیسے ایجاد ہوئی

آج کل انسان کو جن جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب کی سب موجود ہیں مگر ایک زمانہ تھا جب کہ دنیا میں کلہاڑی جیسی معمولی چیز بھی نہ تھی۔ آج میں پھول بھائیوں کو ایک دلچسپ کہانی سناتا ہوں جس سے کلہاڑی کی ایجاد کا حال معلوم ہوتا ہے۔

بہت زمانہ گزرا (میرے خیال میں ڈھائی لاکھ سال سے کم زمانہ نہ گزرا ہو گا) جب کہ انسان تہذیب سے کوسوں دور تھا۔ وہ بندروں کی طرح درختوں کی شاخوں یا ریچھوں کی طرح پہاڑوں کے غاروں میں رہتا تھا آگ جلانا یا کھانا پکانا اُسے بالکل نہ آتا تھا۔ نہ کتابیں تھیں اور نہ اسکول اور نہ تمہارا پھول اخبار ہی ابھی جاری ہوا تھا! ایسی حالت میں انسان کی شکل بھی بندروں اور ریچھوں

Taj Tahir Foundation

کی طرح تھی۔ اس کے تمام جسم پر لمبے لمبے گھنے بال ہوا کرتے تھے ۔

بڑوں کا تو کہنا ہی کیا چھوٹے بچے بھی نہایت پھرتی سے درختوں پر چڑھ سکتے تھے اور دوڑنے میں تو غضب تھے تیز سے تیز رفتار جانور بھی ان کے ہاتھوں بچ نہیں سکتا تھا۔ وہ بالکل وحشی تھے۔ درندوں سے بچنے کے لئے ان کے پاس نہ کوئی ہتھیار تھا نہ کوئی ایسی جگہ جہاں وہ ان سے بچے رہیں ان کے پاس دو ہی چیزیں تھیں ایک سونگھنے کی قوت دوسرے پھرتی وہ کئی کئی میل سے صرف سونگھ کر شیر چیتے وغیرہ کا پتہ لگا لیتے تھے اور ان کے آنے سے پہلے کہیں چھپ کر بیٹھ رہتے مگر پھر بھی سینکڑوں ان موذی جانوروں کا شکار ہو جاتے اور اس وجہ سے انسانوں کی تعداد بڑھنے نہیں پاتی تھی ۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک وحشی بچہ جس کی عمر کوئی پندرہ سال کی ہو گی ایک غار کے دروازے میں بیٹھا نہایت توجہ سے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس بچے کا نام "موہا" تھا اس کی چھوٹی بہن کا نام "نی رنا" تھا اس کے قریب زمین پر بیٹھی بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی ان بہن بھائیوں کے ماں باپ شکار کی تلاش میں باہر گئے ہوئے تھے اور وہ گھر میں اکیلے تھے۔ خیال رکھیے کہ ان کے ماں باپ شکار کو گئے ہوئے تھے کسی ٹی پارٹی میں شریک نہ تھے اور نہ کہیں سینما دیکھ رہے تھے!

موہا عجیب ہی شکل کا بچہ تھا تمام جسم پر بال۔ گدھے کی طرح لمبے لمبے کان جو اندر باہر سے بالوں سے ڈھکے ہوئے تھے اور چھوٹی چھوٹی چمکدار آنکھیں جو اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں اور نہایت جلد جلد حرکت کرتی تھیں اس کی ناک بالکل پچکی ہوئی تھی صرف نتھنوں کے دو چھوٹے چھوٹے سوراخ نظر آتے تھے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں درندوں کی طرح بڑے بڑے ناخن تھے اس کی عمر تو بے شک پندرہ سال کی تھی۔ مگر اس کا قد بہت چھوٹا تھا ۔

میرا خیال ہے کہ اگر اس قسم کا کوئی بچہ ہمیں آج نظر آجائے تو ہم ضرور ڈر جائیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انسان بالکل وحشیوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا اس زمانے کے انسانوں کی بولی بہت مختصر ہوتی تھی۔ مثال کے طور پر جب موہا ناک میں سے آواز نکال کر کہتا "خیں" تو اس کے معنی ہوتے تھے "امی جان مجھے بھوک لگ رہی ہے مجھے کھانا دیجئے"! اور جب وہ اسی طرح "ہیں" کہتا تو اس کا مطلب ہوتا تھا "میں بہت زیادہ تھکا ہوا ہوں مجھے نیند آرہی ہے"۔ اور جب وہ سو جاتا تو اسے حساب الجبرا جیومیٹری کے خواب ہرگز پریشان نہیں کرتے تھے ۔

موہا گو چھوٹے قد کا تھا۔ مگر وہ نہایت طاقتور اور غضب کا پھرتیلا تھا۔ چھلانگ پھلانگ اچھل کود دوڑ بھاگ میں آجکل کے سرکس کے آدمی بھی اس کا

Taj Tahir Foundation

مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اور مزید یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے کسی شاخ میں الٹا لٹک جاتا اور ہاتھوں سے پھل توڑ کر کھاتا اور گھنٹوں یوں ہی لٹکا رہتا!

درختوں پر چڑھنے میں تو اسے وہ کمال حاصل تھا جو شاید بندروں کو بھی حاصل نہیں ہے کیسا ہی مشکل درخت کیوں نہ ہوتا وہ تیر کی طرح سیدھا اس پر چڑھ جاتا اور پھر وہاں سے جو کودتا تو بیس پچیس فٹ دور ایک دوسرے درخت پر جا گرتا۔ اور وہاں سے تیسرے درخت پر کیا مجال جو وہ کبھی گرا ہو یا اسے خراش ہی پہنچی ہو!

آج موہا اپنی عادت کے خلاف باہر دھوپ میں کسی چیز پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا اور بی نا حیران ہو کر اسے تک رہی تھی دس منٹ ۲۰ منٹ۔ ۳۰ منٹ گزر گئے لیکن موہا نے حرکت نہ کی بی نا کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ وہ کس چیز کی طرف دیکھ رہا ہے اور کیوں دیکھ رہا ہے۔

اس کا چھوٹا سا دل بہت چاہتا تھا کہ وہ موہا کے دل کا پتہ لگائے لیکن موہا اس طرح گم سُم بیٹھا تھا گویا وہ پتھر کا ایک بت تھا۔

آخر جب بی نا سے صبر نہ ہو سکا تو وہ موہا کے قریب آئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر منہ سے ایک آواز "ٹیں" نکالی جس کا مطلب یہ تھا کہ کیوں بھائی جان۔ آج آپ اس طرح چپ چاپ کیوں بیٹھے ہیں اور کیا

دیکھ رہے ہیں"؟

لیکن موہا ٹس سے مس نہ ہوا اسی طرح چپ چاپ بیٹھا رہا آخر بی نا سے نہ رہا گیا وہ چیخ کر بولی "چاں چیں"! جس کا مطلب بہت لمبا تھا۔ مگر شاید کچھ اس طرح ہو گا کہ موہا تم کیسے فضول ہو کہ اس طرح بت بنے بیٹھے ہو اور میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے ہو یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

موہا اب کے بھی نہیں بولا ہاں اتنا کیا کہ ایک چھڑی لے کر اُسے پوری طاقت سے غار کے باہر پھینک دیا گویا کسی جانور کو مارنے کا ارادہ ہے۔ بی نا نے دیکھا کہ جہاں چھڑی جا کر گری وہاں ایک بہت بڑا گرگٹ بیٹھا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: بچوں کا عالمی دن

ملک کے استحکام اور عالمی امن کے لیے اپنی پوری کوشش کریں گے ہمیں امید ہے کہ پھول بچے اس یادگار دن کو اس دفعہ بھی روایتی انداز میں پوری شان و شوکت سے منائیں گے اور اس موقعہ پر اپنے اس عہد کی تجدید کریں گے کہ وہ ہمیشہ سچ بولیں گے اور نیکی اور انسانی بھلائی کے کاموں میں حصّہ لینے کے ساتھ ساتھ دل جمعی سے پڑھائی کیطرف توجہ دے کر وطن عزیز کی شان کو دوبالا کریں گے۔

Taj Tahir Foundation

رنگ بھریئے ______

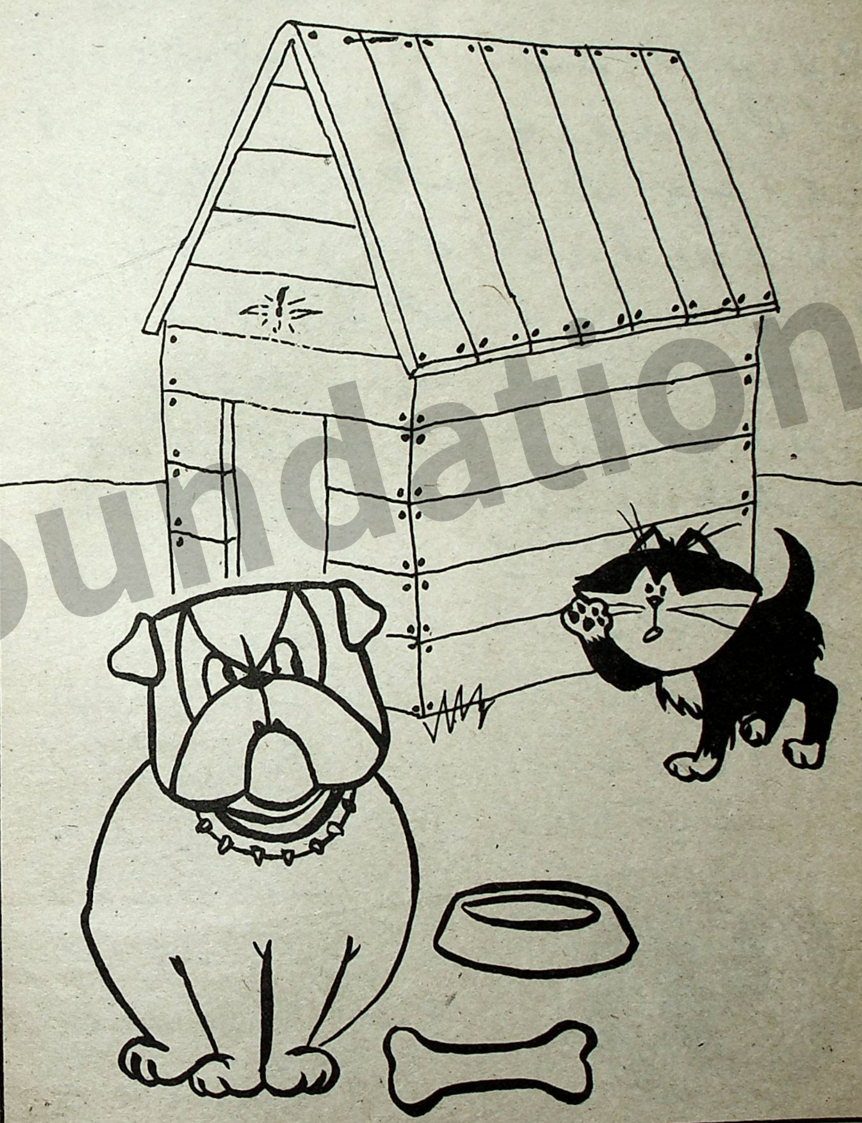

چوتھی قسط

پہلوان اور شیشے کی شہزادی

گڈو اور شانی اڑن اونٹ پر تیزی سے غباروں کا پیچھا کر رہے تھے کہ گڈو نے بڑے جوش سے ایک طرف اشارہ کیا۔ "وہ دیکھو شانی! وہ سات پہاڑ نظر آ رہے ہیں!! سات سلطنتوں کے سات پہاڑ!!!"

غبارے نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے کہ اچانک انہیں سُرخ اندھیرے نے آلیا انہیں محسوس ہوا جیسے کوئی چیز انہیں مقناطیس کی طرح ایک طرف کھینچ رہی ہے اچانک سرخی ختم ہو گئی اور انہوں نے اپنے آپ کو ایک گول گنبد میں قید پایا۔

انھیں ایک مدھم سی آواز سنائی دی جو کسی سے کہہ رہی تھی۔

"میں۔ مہاراجہ ملکھان اڑن اونٹ کو بہتر طریقے سے استعمال کروں گا"

انھوں نے دیکھا کہ یہ الفاظ ایک انتہائی موٹے اور ناٹے قد

Taj Tahir Foundation

کا آدمی کہہ رہا تھا وہ انتہائی
قیمتی پوشاک میں ملبوس تھا اور
سر پر پگڑی باندھے ہوئے تھا
اس کے قریب ہی ایک مضبوط
جسم کا لمبا آدمی کھڑا تھا۔
"ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے؟"
گڈو نے پوچھا۔
مہاراجہ نے ایک طرف اشارہ
کیا۔ دھواں سا پیدا ہوا اور
اس میں انہیں ایک بہت بڑا
اور انتہائی خوبصورت جھلمل کرتا لعل
نظر آیا، جو شیشے کے خوبصورت
کیس میں بند تھا اس سے
ایسی تیز شعاعیں پھوٹ رہی
تھیں کہ اس کی طرف دیکھنا مشکل
تھا۔ "یہ جادو کا لعل ہے! اور
میری بے پناہ قوت کا راز۔ سرخ
آندھی دیکھ چکے ہو؟ یہ اسی کا
کرشمہ ہے! اب تمہارے اڑن
اونٹ سے میرے لیے وہاں پہنچنا
بھی ممکن ہو جائے گا جہاں لعل
کی روشنی نہیں پہنچ سکتی!"

راجہ بڑے فخر سے بول رہا تھا
اس نے مضبوط جسم کے آدمی کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "
اب ظاہر بھیس بدل کر اڑن اونٹ
کے ذریعہ سلازار کی سلطنت میں
جا گھسے گا اور میرے دشمن کی
طاقت ور طلسمی تلوار چرا لائیگا!!
"کیا تم شیشے کی شہزادی کے
متعلق بھی جانتے ہو؟" گڈو
اور شانی نے یک زبان ہو کر
پوچھا۔
"ہمیں صرف تلوار سے سروکار
ہے بھلا اس شیشے کے ٹکڑے
سے کیا لینا؟" ظاہر نے بڑی
بے رحمی سے کہا۔
"اوہ خدا کے لیے اسے کسی
قسم کا گزند نہ پہنچانا!" شانی نے
گھگھیا کر کہا۔
اچانک سارا منظر بدل گیا اور

انہوں نے اپنے آپ کو ایک
پتھریلی کوٹھری میں قید پایا۔ گڈو
اور شانی نے تنہائی سے موقعہ اٹھاتے
ہوئے انگوٹھی کے ٹکڑے رگڑ کر
پہلوان کو مدد کے لیے بلایا۔ پلک
جھپکتے وہ آموجود ہوا مگر اتنے
میں مہاراجہ اور ظاہر بھی آپہنچے
ظاہر نے ایک بنجارے کا روپ
دھارا ہوا تھا۔
"ہو! ہو! میرے ننھے آقا
کیا تم نے مجھے اپنے دوستوں سے
تعارف کے لیے بلایا ہے؟" پہلوان

Taj Tahir Foundation

نے ہنستے ہوئے پوچھا۔
"یہ دوست ہرگز نہیں ہیں،
بہلوان یہ اڑن اونٹ ہم سے چھیننا چاہتے
ہیں تاکہ سلازار کی تلوار چرا سکیں"
شانی نے ایک ہی سانس میں سب
کچھ کہہ ڈالا۔ "کیا حرج ہے؟ دو
موذیوں کو آپس میں لڑنے مرنے
دو" بہلوان نے کہا۔
"نہیں بہلوان! اس طرح شہزادی
بھی ختم ہو جائے گی" شانی بولی
بہلوان نے ایک گہرا سانس لیا

مہاراجہ بڑے غرور سے بولا "دنیا
کا کوئی جن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"
ظامر نے جھپٹ کر اپنی تلوار
شانی کے گلے پر رکھ دی اور بہلوان
کو حکم دیا" میرے آقا کی غلامی
قبول کرو بہلوان! ورنہ میں اس
لڑکی کا قصہ پاک کئے دیتا ہوں!"
مگر ہائیں یہ کیا ہوا تلوار تو گتے
کے ٹکڑے میں تبدیل ہو گئی گڈو
نے جلدی سے بہلوان کو انتباہ کیا

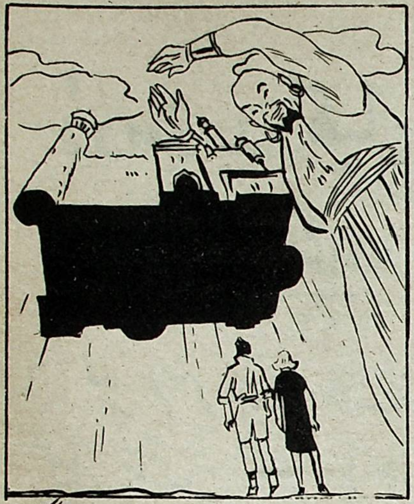

" بہلوان! اس کے پاس ایک
انتہائی خطرناک لعل ہے اس سے
بچنا!"
" میں تم سب کو جہنم واصل
کئے دیتا ہوں"۔ راجہ نے انتہائی
غصہ میں جادو کے موتی کو چٹختے
ہوئے کہا۔ چاروں طرف سے دہکتی
شعاعوں کا ایک سیلاب سا امڈ
آیا جس نے بہلوان کو گھیرے میں
لے لیا گڈو اور شانی جلدی سے
زمین پر لیٹ گئے۔
"بے وقوفو! لو دیکھ لو اپنے
خوبصورت پتھر اور محل کا انجام!"
بہلوان نے کہا۔ الفاظ اس کے منہ
سے نکلنے کی دیر تھی کہ ایک زبردست
دھماکہ ہوا محل راکٹ کی طرح
ہوا میں اٹھنے لگا۔ مہاراجہ اور
ظامر بھی اس کے اندر ہی تھے
اتنے میں سرخ شعاعیں۔ گلابی
بادلوں میں تبدیل ہو گئیں
"بے چارہ اونٹ" شانی نے
روتی آواز میں کہا لیکن اس کے
منہ سے الفاظ نکلے بھی نہ تھے کہ
اونٹ بخیریت اڑتا ان کے پاس
آ پہنچا۔ دونوں اونٹ پر سوار
ہو کر اپنے خطرناک سفر پر روانہ
ہو گئے۔

سلازار کی سلطنت میں ان پر
کیا بیتی۔ قدم قدم پر حیرت انگیز
اور دلچسپ واقعات سے بھرپور
قسط آئندہ شمارے میں دیکھئے!

Taj Tahir Foundation

دو مزیدار کھیل

۱- دیاسلائیاں اُٹھاؤ:

آؤ تم کو ایک مزے کا کھیل بتائیں۔ ایک دیا سلائی کی ڈبیا میں سے سترہ تیلیاں نکال لو۔ ان کو اس طرح جوڑ کر رکھو جس طرح نیچے کی تصویر میں رکھی ہیں۔

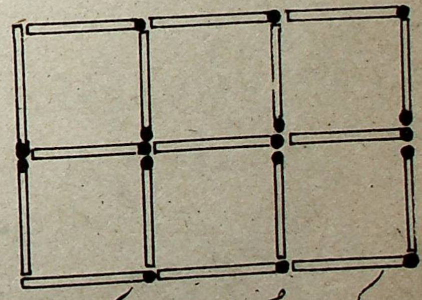

دیکھو یوں تیلیاں رکھنے سے چھ خانے بن گئے۔

اب ان سترہ تیلیوں میں سے چھ تیلیاں اٹھا لو۔ مگر ایسی ترکیب سے اٹھاؤ کہ ان کے اُٹھنے کے بعد دو خانے باقی رہ جائیں۔ خانے بڑے ہوں یا چھوٹے اس کا کچھ ڈر نہیں۔

دیکھیں بھلا تم کو ترکیب آتی ہے یا نہیں؟ اچھی طرح سوچو، گھڑی گھڑی اٹھا کر دیکھو ترکیب معلوم ہو جائے گی۔

ترکیب معلوم نہ ہو تو صفحہ ۲۴ پر دیکھو۔ وہاں ہم نے تصویر بنا کر بتا دیا ہے کہ کس طرح تیلیاں اُٹھانی چاہئیں۔

۲- پانی نہیں گرتا

آؤ ننھی تم کو ایک جادو کا کھیل دکھائیں، جاؤ ایک شیشے کا گلاس لے آؤ۔ ایک لوٹے

میں پانی بھی لیتی آنا۔ ہم ایک موٹا سا کاغذ لاتے ہیں۔ یہ سب چیزیں آ جائیں گی تو کھیل شروع ہو گا۔

لے آئیں گلاس اور پانی!

اس میز پر رکھ دو۔ ہم یہ کاغذ لائے ہیں۔ اس کو بھی رکھے دیتے ہیں۔ دیکھو اب ہم لوٹے کا پانی گلاس میں ڈالتے ہیں۔ دیکھو اوپر نہ چڑھی آؤ، یوں نہ گھبراؤ جو کچھ کریں گے تمہارے سامنے ہی کریں گے۔ تم ہی کو تماشا دکھا رہے ہیں۔

لو دیکھو! گلاس مُنہ تک پانی سے بھر گیا۔ ذرا سا بھی پانی اور ڈالا تو میز پر گرنے لگے گا۔ لاؤ اب ہمیں کاغذ پکڑاؤ۔ ہم اس کاغذ کو گلاس کے مُنہ پر رکھ دیں گے کنارہ ہر طرف سے موڑ لیں گے، یوں!

اچھا اب یہ بتاؤ ہم اس گلاس کو اُٹھا کر الٹا دیں تو کیا ہو گا؟

"پانی گر پڑے گا!"

"اور اگر نہ گرا تو؟"

"گرے گا کیسے نہیں؟"

یہی تو جادو ہے۔ لو ہم نے گلاس اٹھایا جلدی سے الٹا دیا۔

اہا ہا! کاغذ اسی طرح ساتھ

Taj Tahir Foundation

لگا ہے۔ پانی نہیں گرتا۔ یہ تو
جادو کا کھیل ہے۔
نہیں ننھی یہ علم کی باتیں
ہیں۔ بڑے ہو کر پتہ لگیں گی۔
بس! ابھی تو تم اس کھیل سے
جی بہلاؤ مگر دو باتیں یاد رکھو
کہ کسی کو اگر یہ کھیل دکھاؤ تو
ایک تو گلاس کو منہ تک پانی
سے بھر دینا۔ دوسرے کاغذ چکنا
اور ذرا موٹا لینا نہیں تو پانی
گر پڑے گا اور جادو دھرا رہ
جائے گا۔

سید امتیاز علی تاج

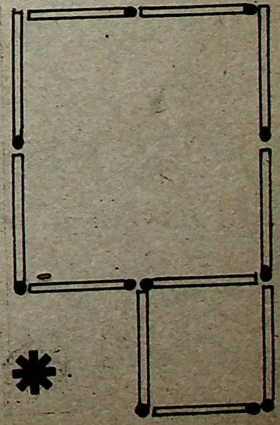

دلچسپ کتابیں

بچوں کے لیے بے حد دلچسپ کتابیں جو کہ آپ کے دادا نے بھی پڑھیں، آپ کی دادی جان نے بھی پڑھیں، آپ کے ابا نے بھی پڑھیں، آپ کی امی نے بھی پڑھیں اور اب آپ پڑھیں گے۔

۱۔ الہ دین کا چراغ	قیمت ایک روپیہ
۲۔ بدر بادشاہ اور جواہر شہزادی	" ایک روپیہ پچاس پیسے
۳۔ بادل کے نیچے	" ایک روپیہ ۷۵ پیسے
۴۔ پانچ ہفتہ غبارے میں	" ایک روپیہ ۶۲ پیسے
۵۔ پانچ چھوٹے ناٹک	" ایک روپیہ ۶۲ پیسے
۶۔ تاریخ بھی مزے کی چیز ہے	" دو روپے
۷۔ تغ بلا	" ایک روپیہ ۲۵ پیسے
۸۔ زلفی	" دو روپے ۵۰ پیسے
۹۔ سلیم کی کہانی	" ۸۷ پیسے
۱۰۔ علی بابا چالیس چور	" ۶۲ پیسے
۱۱۔ غتر غوں	" ایک روپیہ ۲۵ پیسے
۱۲۔ میاؤں میاؤں	" ایک روپیہ ۶۲ پیسے
۱۳۔ بگلا بھگت	" ۷۵ پیسے
۱۴۔ بن باسی رستم	" ایک روپیہ

آج ہی خط لکھ کر "وی پی" منگوائیے۔ ملنے کا پتہ
"دارالاشاعت"، ریلوے روڈ
پوسٹ بکس نمبر ۲۹ لاہور

نعت

محبت نہیں جس کو شاہِ زمن سے
وہ باہر ہے اسلام کی انجمن سے
نبیؐ ہم کو پیارے ہیں سارے جہاں سے
سب اولاد، ماں، باپ، بھائی، بہن سے
ہے ہر کام میں پیروی اُن کی لازم
نہیں کام بنتا فقط حسنِ ظن سے
زمانے میں ہر سمت ہر سو ہے پھیلی
مہک نیکیوں کی سب اُن کے چمن سے
ملامت نہ کی کچھ دیا بخش اُن کو
جنہوں نے نکالا تھا اُن کو وطن سے
ہمیشہ صحابہؓ کی عزت کئے جا
محبت کئے جا حسینؓ و حسنؓ سے

حامد مسعود منور لاہور

Taj Tahir Foundation

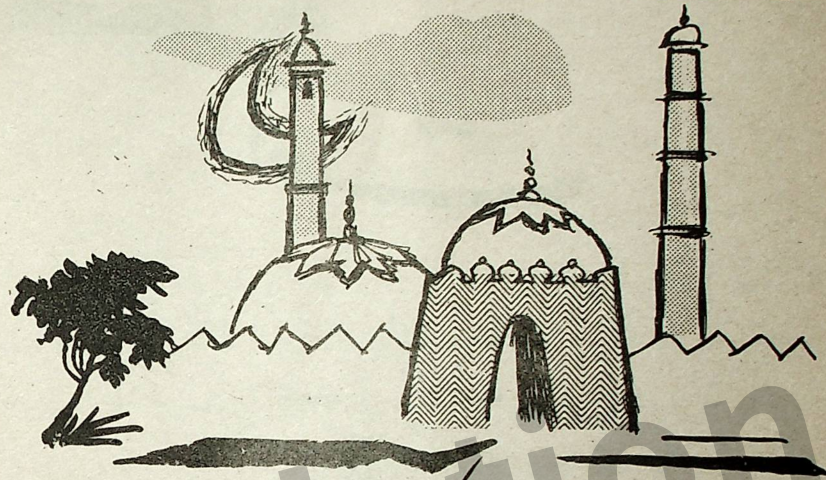

حق کی جیت

امام احمد حنبل

یوں تو دنیا میں بہت سے ایسے باہمت بزرگ گزرے ہیں جنھوں نے حق کے سامنے باطل کے آگے سر نہیں جھکایا لیکن امام حنبل کا مقام بالکل منفرد حیثیت کا حامل ہے۔

خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں اس کی رعایا کے ہر فرد کو ہارون کے سامنے سجدہ کرنا پڑتا تھا لیکن امام احمد حنبل جیسا ایمان کا پکا آدمی یہ کیوں کر برداشت کر

سکتا تھا انھوں نے نہ صرف سجدہ کرنے سے انکار کیا بلکہ اس بات کی سخت مخالفت بھی کی ہارون کو جب اس کی خبر ملی تو اُس نے آپ کو قید کر دیا اور سخت سزائیں دیں روز ان پر کوڑے برسائے جاتے کہا جاتا ہے کہ ایسے سخت کوڑے اگر ہاتھی کو بھی لگائے جاتے تو وہ چیخ پڑتا لیکن آپ برابر اس کو سجدہ کرنے سے انکار کرتے رہے ہارون نے ان پر بڑے ظلم توڑے حتیٰ کہ اُن کے کندھوں کے جوڑ بھی اتروا دیئے۔ لیکن آفرین ہے امام حنبل پر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ آخر حق کی جیت ہوئی اور ہارون نے انہیں رہا کر دیا۔ چوں کہ امام احمد حنبل کے کندھے کے جوڑ اترے ہوئے تھے اس لیے وہ ہاتھ چھوڑ کر ہی نماز ادا کیا کرتے تھے اس لیے ان کے پیروکار آج بھی ان کی تقلید میں ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔

راشد عظیم راولپنڈی

Taj Tahir Foundation

لطیفے

استاد نے لڑکوں سے کہا کہ جو لڑکا سب سے پہلے ایک سے دس تک گنے گا اسے ایک چاقو انعام میں دیا جائے گا۔

ایک لڑکا کھڑا ہوا اور استاد سے کہنے لگا " ایک پانچ نو دس" لائیے چاقو مجھے دیجئے!

ایک کسان کا بھینسا کہیں کنویں میں گر گیا۔ کسان نے لوگوں سے کہا کہ اسے کسی طرح باہر نکالو لوگوں نے کہا " تم رسّہ لے کر کنویں میں اتر جاؤ اور بھینسے کو باندھ دو ہم سب لوگ اوپر سے کھینچ لیں گے "۔

کسان گھبرا کر بولا " میں رسّہ لینے جاتا ہوں تم کنویں میں دیکھتے رہنا بھینسا کہیں نکل نہ جائے۔

سپاہی ملزم سے :- ارے یہاں کچہری کے کمرے میں کیوں تھوک دیا؟

ملزم :- کیا یہاں تھوکنا منع ہے؟

سپاہی :- دیکھو بورڈ پر صاف لکھا ہے کہ یہاں مت تھوکو۔

ملزم :- تو میں نے بورڈ پر تو نہیں تھوکا۔

افضل شاہد ✱

شہید ملت

سولہ اکتوبر کو لیاقت علی خاں مرحوم کی بیسویں برسی منائی جا رہی ہے ۱۹۵۱ء میں لیاقت علی خاں راولپنڈی میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے قائد ملت نے فضا میں ہاتھ لہرایا اور رعب دار آواز میں کہا " برادرانِ اسلام!" وہ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ ان پر پے در پے دو گولیاں چلیں اور وہ ڈائس پر گر پڑے اور جانبر نہ ہو سکے۔

لیاقت علی خاں مرحوم نے یکم اکتوبر کو کرنال کے ایک رئیس گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ خان رکن الدولہ شمشیر جنگ نواب رستم علی خاں مرحوم کے دوسرے صاحبزادے تھے انہوں نے اپنا بچپن یوپی میں گزارا۔ ابتدائی تعلیم گھر میں پائی اس کے بعد ایم اے او کالج علی گڑھ میں داخلہ لے لیا۔ یہی کالج بعد میں علیگڑھ یونیورسٹی بنا ۱۹۱۸ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا ۱۹۱۹ء میں تعلیم کے لیے آپ انگلستان روانہ ہو گئے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے قانون کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۳۳ء تک انگلستان ہی میں مقیم رہے آپ نے انگلستان میں قیام کے دوران سیاست

Taj Tahir Foundation

میں سرگرمی سے حصہ لینا شروع کیا اور ہندوستان سوسائٹی کے صدر بن گئے۔ انگلستان سے واپسی کے بعد آپ نے یوپی میں رہائش اختیار کرلی۔ ۱۹۲۶ء میں آپ نے یوپی اسمبلی کے انتخاب میں حصہ لیا۔ اور اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔

۱۹۳۷ء میں خان لیاقت علی خان کل ہند مسلم لیگ کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔ قائد اعظم نے ۱۹۴۳ء میں کراچی اسٹیشن پر مرحوم کو اپنا دایاں بازو کہا۔ آپ نے ۱۵ اگست کو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ اپنی وزارتِ عظمٰے کے دوران آپ نے اعلٰے قابلیت، سنجیدگی تنظیمی قابلیت اور روشن خیالی کا ثبوت دیا قائد اعظم کی بے وقت رحلت کے بعد آپ نے قوم کی قیادت سنبھالی۔ مگر قیام پاکستان کو ابھی چار ہی سال گزرے تھے اور مرحوم کی عمر ۵۶ برس تھی کہ ایک شقی القلب سید اکبر نامی شخص نے ان کا رشتہ حیات منقطع کر دیا زندگی ہی میں انہیں قائد ملت کہا جانے لگا تھا شہادت کے بعد انہیں شہید ملت کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ حاضرین جلسہ نے اکبر کو پکڑ کر وہیں ہلاک کر دیا۔

★ ——— تنویر احمد کھوکھر

ضروری اطلاع

زیر نظر "پھول" اکتوبر اور نومبر کا مشترکہ شمارہ ہے۔ چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ہم اسے اکٹھا شائع کر رہے ہیں انشاء اللہ جلد ہی خاص نمبر شائع کر کے یہ کمی پوری کر دی جائے گی۔

پھول کپتان

پھول بچو! آپ نے دیکھا ہوگا کہ "پھول" میں ایک خریداری کوپن لگا ہوتا ہے۔ آپ ہر مہینے اپنے کسی دوست سے جو "پھول" کا خریدار نہ ہو یہ کوپن بھروا لیا کیجئے اور ایک کاغذ پر اپنا نام پتہ لکھ کر کوپن کے ساتھ ہمیں بذریعہ ڈاک بھیج دیا کیجئے! اس طرح دس مہینے میں پھول کے دس خریدار بن جائیں گے۔ جس دن آپ کے دس خریدار پورے ہو جائیں اس دن ہم کو خط لکھ دیجئے ہم "پھول" آپ کے نام ایک سال کے لیے مفت جاری کر دیں گے۔ اور اس دن سے آپ کو پھول کپتان کا خطاب دیں گے اور ہاں ... یاد رکھیے کہ پھول کپتان لڑکیاں بھی بن سکتی ہیں۔

تاریخ ------

مکرمی ایڈیٹر صاحب! سلام مسنون

مجھے "تازہ پھول" کا سالانہ خریدار بنا لیجئے اور پہلا پرچہ ماہ ——— ۱۹۷ء سے "وی پی" کر دیجئے میں پرچہ وصول کر کے ۹ روپے چندہ ادا کر دوں گا۔

نام ______

ولدیت ______

پتہ ______

ایک سے زیادہ سالے منگانے کے لیے تعداد اس خانے میں لکھئے [ ]

پھول خریداری کوپن

اس کوپن کو خوشخط پر کر کے نقطہ والی لائن سے کاٹ لیں اور بیس پیسے کے ڈاک کے لفافے میں بند کر کے ہمیں بھیج دیں۔

Taj Tahir Foundation

آپ کے خطوط

بھائی جان السلام علیکم
رسالہ پھول پڑھا بے حد پسند آیا۔ تصویریں بھی بڑی خوبصورت تھیں مجھے ڈرائنگ سے بہت دلچسپی ہے۔ بچوں کا ورکشاپ بہت کارآمد ہے۔ یہ سلسلہ جاری رکھیے۔

علی ناصر خان کراچی۔

*

بھائی جان السلام علیکم
آپ کا رسالہ "تازہ پھول" ہمارے گھر میں نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے اگرچہ ہم سالانہ خریدار نہیں ہیں لیکن بازار سے باقاعدہ خرید کر پڑھتے ہیں۔

ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ باوجود کوشش کے ماہ جولائی کا پرچہ بازار سے نہ مل سکا اگر آپ کے پاس ہو تو بذریعہ وی پی صرف ماہ جولائی کا پرچہ بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں تاکہ ہماری فائل مکمل ہو جائے۔

نیز آپ کے پرانے پرچوں میں گل بکاؤلی کی کہانی قسط وار چھپی تھی اگر آپ وہ بھی اپنے رسالہ میں شائع کریں تو ہمیں بہت خوشی ہو گی۔ ایم خالد محمود لائل پور

کاغذ کی نایابی کی وجہ سے جون اور جولائی کا شمارہ مشترکہ چھپا تھا۔ رسالہ میں اس کے متعلق مطلع کر دیا گیا تھا غالباً آپ لوگوں کی نظر سے نہیں گزرا۔

آپ کی پسندیدہ کہانی کسی مناسب وقت پر ضرور شائع کی جائے گی۔

(ادارہ)

* * *

بچوں کا ورکشاپ

ایم۔ عزیز

پھول بچو! تم نے موتیوں کے ہار تو دیکھے ہی ہوں گے۔ آجکل پلاسٹک کے موتیوں اور جرمن گولڈ کے ہاروں کا بڑا رواج ہے۔ آؤ آج ہم تمہیں مٹی کے ہار بنانا بتائیں لیکن بھئی یہ پہننے کے لیے نہیں ہیں انہیں تم اپنے کمرے وغیرہ کی سجاوٹ کے لیے ضرور استعمال کر سکتے ہو۔ انہیں جھالر کی طرح لٹکاؤ بڑے خوبصورت لگیں گے۔

ہار بنانے کے لئے تھوڑی سی گندھی ہوئی مٹی۔ سائیکل کا سپوک یا کوئی تپلے تار کا ٹکڑا رنگ (تفصیل پچھلے شماروں میں دی جا چکی ہے) موم یا وارنش چھری یا چاقو وغیرہ کی ضرورت ہے۔

مٹی کی چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا لو۔ کچھ چپٹی کر لو۔ کچھ بٹن کی طرح بالکل گول کچھ انڈے جیسی رہنے دو۔ چوکور تکون، پھول جیسی غرض جتنی بھی زیادہ مختلف شکلیں بنا سکتے ہو بنا لو۔ چوکور اور تکون شکلیں بنانے کے لیے مٹی کو چھری کی مدد سے کاٹ لو اب ان سب شکلوں میں تار یا سپوک کی مدد سے سوراخ کر لو۔ سوراخ صرف گیلی مٹی میں صاف اور آسانی

سے بن سکیں گے ان شکلوں پر مزید نقش و نگار بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ مٹی کی باریک باریک گولیاں گیلی گیلی چپکا دو، مٹی کی پتلی بتی بنا کر انڈے نما شکلوں کے گرد چپکا دو گیلی شکلوں پر چاقو یا کسی اور چیز سے پھول پتیاں بھی بنائی جا سکتی ہیں
اب ان سب ٹکڑوں کو سوکھنے کے لیے رکھ چھوڑ دو۔ جب اچھی طرح خشک ہو جائیں تو ان پر مختلف رنگ کر کے پھر سکھا لو

جب رنگ بھی خشک ہو جائے تو ان پر موم یا وارنش پھیر دو اور ایک بار پھر سوکھنے دو۔

ایک مضبوط سا دھاگہ لے کر اس میں یہ سب مٹی کے موتی پرو ڈالو۔ بہتر ہے بڑے موتیوں کے بیچ بیچ چھوٹے تین تین چار چار موتی پروتے جاؤ۔

ہار تیار ہے انھیں دروازوں پر جھالر کی طرح لٹکا سکتے ہو فانوس بنا سکتے ہو۔ اور بھی اگر رنگ پختہ کر سکو تو کبھی کبھار پہن لینے میں بھی کیا حرج ہے؟

ناشر:۔ یاسمین طاہر طابع:۔ فرحت علی شیخ کمانڈو پرنٹرز میکلوڈ روڈ لاہور

دلچسپ کتابیں

بچوں کے لیے بے حد دلچسپ کتابیں جو آپ کے دادا نے پڑھیں، آپ کی دادی نے پڑھیں، آپکے ابا نے پڑھیں، آپکی امی نے پڑھیں اور اب آپ بھی پڑھیں گے۔

تصانیف سید امتیاز علی تاج

۱:۔ دلاری کتاب ۲/-
۲:۔ ہماری کتاب ۲/۰
۳:۔ پھولوں کی کلیاں حصہ اوّل ۱/۲۵
۴:۔ پھولوں کی کلیاں حصہ دوم ۱/۲۵
۵:۔ پھول باغ حصہ اوّل ۱/۶۲
۶:۔ پھول باغ حصہ دوم ۱/-
۷:۔ ابو الحسن ۱/-

ابو الاثر حفیظ جالندھری

۸:۔ بدر بادشاہ جواہر شہزادی ۱/۵۰
۹:۔ نور الدین علی بدر الدین حسن ۱/۲۵
۱۰:۔ بہار کے پھول ۰/۶۲
۱۱:۔ پھول مالا ۳/-

محترمہ محمدی بیگم

۱۲:۔ ریاض پھول ۱/۱۲
۱۳:۔ تاج گیت ۰/۳۷
۱۴:۔ علی بابا چالیس چور ۰/۶۲

مختلف مصنفین کی کتابیں

۱۵:۔ بن باسی رستم ۱/-
۱۶:۔ پانچ چھوٹے ناٹک ۱/۶۲
۱۷:۔ بادل کے بچے ۱/۷۵
۱۸:۔ پانچ ہفتے غبارے میں ۱/۸۸

منگوانے کے لیے لکھیے

"دار الاشاعت" — پوسٹ بکس نمبر ۲۹ — لاہور

KING SIZE SPRITE

TASTE
ITS
TINGLING
TARTNESS
WITH THE
BUBBLES

50
PAISAS
ONLY

SHAHI BOTTLERS LTD.
(Authorised Bottlers for Fanta, Sprite and Coca-Cola)

Taj Tahir Foundation